خطبہ جمعہ

غیبت کرنے کو ایک مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عورتوں کو بھی گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو دفعہ کرتا ہے مگر دعا ایک دفعہ بھی نہیں کرتا

کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا

انگلستان میں مسجد بیت الفتوح (مورڈن) کی تعمیر کے لئے مزید پانچ ملین پاؤنڈز کے لئے عالمی تحریک

اگر اگلے دو سال کے اندر جماعت یہ رقم ادا کر دے تو بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۶ر فروری ۲۰۰۱ء/۱۶ر تبلیغ ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًامِّنَ الظَّنِّ . اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا . اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ . وَاتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾۔(سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے تعلق رکھتی ہوئی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں پائی جاتی ہو تو اس صورت میں آپؐ کا کیا خیال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تُو کہہ رہا ہے اُس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اُس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں پائی نہیں جاتی تو تُو نے اُس پر بہتان باندھا۔(مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

ایک اور حدیث ترمذی ابواب البر والصلۃ سے لی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا، انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(ترمذی۔ ابواب البرّ والصلۃ۔ باب ماجاء فی تعظیم المؤمن)

ایک اور حدیث حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم سے اور حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں، دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، نیک پاک لوگوں کو تکلیف، مشقت، فساد، ہلاکت و گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مُسند احمد بن حنبل، مُسند الشامیین)

ایک مختصر حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ" کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہو گا۔(بخاری، کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمة)

قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ آپؓ کا ایک مُردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا۔ آپؓ نے کہا: بخدا! تم میں سے اگر کوئی یہ مُردار پیٹ بھر کر کھالے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے یعنی اس کی چغلی کرے۔(الادب المفرد للبخاریؒ۔ باب الْغِيْبَةِ و قول الله تعالىٰ: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا)

اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ملفوظات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ، نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوعِ انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دُکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ، ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے"۔(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (الحجرات: ۱۳)۔ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے، ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی، تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے، اُسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس کے لئے دعا کرے۔ اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے اُن کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔...... جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾ (البلد:۱۸) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو"۔ سعدیؒ کے ایک قول کا ترجمہ یہ ہے "اور خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے"۔

ایک عورت نے کسی اور عورت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے گلہ کیا

آپ نے فرمایا: "دیکھو یہ بہت بری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں اس لئے ان کو شاذونادر ہی ایسا موقع ملتا ہے کہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں اور اگر ایسا موقع بھی ملے تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے اس لئے سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا"۔

یہ بیماری عموماً عورتوں میں ہے لیکن بعض علاقوں کے مردوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اب ایک علاقہ کے مردوں کا میں نے حال خود دیکھا ہے کہ رات کو بیٹھ کر سارے مردوں اور عورتوں کا گلہ اپنی بیویوں سے کرتے تھے اور بچوں سے کرتے تھے اور ان کی مجلس کا مزہ بھی تھا کہ رات کو سونے سے پہلے خوب غیبت کی جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچا سکتا"۔ ادھوری اور ناقص نمازوں سے۔ "پس اپنی نمازوں کو درست کرو۔ ہر ایک قسم کی شکایت، گلہ، غیبت، جھوٹ، افتراء، بدنظری وغیرہ سے اپنے تئیں بچائے رکھو"۔

(الحکم۔ جلد ۷، نمبر ۹، صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

غیبت کے مضمون پر بہت سی احادیث اور بہت سے اقتباسات تھے جو میں نے عمداً کم کر دیئے ہیں کیونکہ اب ایک معاملہ ہے جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ غیبت نہیں ہے کیونکہ وہ سننے والے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت ہی افسوس کے ساتھ مجھے اس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔

۲۲ فروری ۱۹۹۵ء کو انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے تحریک کا اعلان میں نے ان الفاظ میں کیا تھا جو مورڈن مسجد کہلاتی ہے، اس کا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا:

"اس وقت میں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں۔ اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ عبادتوں کی گنجائش پر زور ہونا چاہئے۔ جو اس کے ساتھ ملحق عمارتیں ہیں یا دوسرے نخرے ہیں، اُن کو بے شک نظر انداز کر دیں۔"

اب یہ سادہ سی بات ہے جو ہر کسی کو سمجھ آسکتی ہے، کوئی زیادہ موٹی عقل کی ضرورت نہیں۔ عام انسان یہ بات سن کے سمجھ سکتا ہے کہ میں نے سخت مناہی کی تھی کہ مسجد سے ملحقہ جو دوسری باتیں ہیں ان کو نخرے سمجھیں اور سب سے پہلے مسجد کی تعمیر ہو اور مسجد پر ہی ساری رقم خرچ ہو الاماشاء اللہ بعد میں دوسری باتوں کی طرف توجہ دی جاسکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس نصیحت کے بالکل برعکس کارروائی ہوئی ہے۔ سو فیصد برعکس۔ مسجد کے ملحقہ حصوں پر تو دل کھول کر پیسہ بہایا گیا ہے اور جو مسجد کا کام تھا وہ اسی طرح ادھورا پڑا ہوا ہے۔ جماعت اس وقت بہت سے قرضوں کے نیچے اسی وجہ سے دب چکی ہے۔

جہاں تک ٹھیکے دینے کی کارروائی تھی اس کا عجیب حال ہے کہ ٹھیکے دینے کا جو اصول ہے کہ دو تین فرموں سے ٹھیکے لئے جائیں ان میں سے ان کو بتائے بغیر کہ کسی فرم نے کیا قیمت ڈالی ہے جو کم سے کم ہو اور مناسب ہو اسی کو ٹھیکہ دیا جائے۔ مگر ٹھیکے بھی بغیر پوچھے ایک ہی فرم کو دیئے جاتے رہے ہیں اور شرائط ایسی طے کی گئی ہیں جو سراسر جماعت کے خلاف اور اس بنیادی اصول کے خلاف ہیں جو میں نے آپ کے سامنے شروع میں پیش کیا تھا۔ بھاری رقم نخروں پر خرچ ہو گئی ہے جو مسجد کا حال ہے وہ ابھی آغاز کا حال ہے۔

اور دوسری خرابیاں اس میں یہ ہیں کہ آرکیٹیکٹ کو چاہئے کہ وہ دوسرے ماہرین انجینئرز کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ کنسٹرکشن کے کام کے لئے مختلف قسم کے انجینئرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ پلمبنگ کے لئے الگ ضرورت ہوتی ہے، بجلی کے تار بچھانے کے لئے الگ ضرورت پڑتی ہے۔ غرضیکہ مختلف قسم کے ماہرین انجینئرز کو اپنی کمیٹی میں داخل کرنا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی داخل نہیں کیا گیا۔ سو فیصد تک بازی پہ کام چلا ہے کہ اپنی نگرانی میں کریں گے اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سارا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور مسجد کا کام ہنوز روزِ اوّل ہے اور خرچ ہونے کے علاوہ ابھی ہم ایسے غلط ٹھیکیداروں کو رقم دینے کے قانوناً پابند ہو چکے ہیں کیونکہ ان کو یہ دستخط کر کے دیا گیا ہے کہ ہم بہرحال یہ کام تم سے پورا کروائیں گے اور وہ رقم ساری ابھی ادھار پڑی ہوئی ہے۔

تو یہ نہایت ہی افسوسناک حالت مجھے مجبوراً آپ کے سامنے پیش کرنی پڑ رہی ہے۔ سٹرکچر انجینئرز ہونے چاہئیں تھے، الیکٹرک انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ہیٹنگ اور پلمبنگ کے انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ان میں سے کسی ایک کی خدمت بھی نہیں لی گئی حالانکہ جماعت میں بکثرت ایسے انجینئرز موجود ہیں۔ اب ہمارے اوپر ہمارے گھر میں کام ہو رہا ہے۔ اب یہ چھوٹا سا کام ہے، مسجد کا کام تو بہت وسیع ہے اس کے مقابل پر، اس میں بھی سب انجینئرز کو میں نے شامل کیا ہوا ہے۔ سٹرکچر انجینئر، الیکٹریکل انجینئر، دوسرے انجینئر۔ وہ شام کو سر جوڑتے ہیں اور پھر دیکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ کام کس طرح چلنا چاہئے۔

تین ٹینڈر کم سے کم طلب کرنے چاہئیں تھے۔ ایک ٹینڈر طلب نہیں کیا گیا۔ صرف ایک ہی ٹھیکیدار کو ٹینڈر دے کر کام سپرد کر دیا گیا۔ ایسے تمام معاملات کے لئے مرحوم امیر آفتاب احمد خان صاحب نے شروع ہی میں ہدایات پر پورا عمل کرتے ہوئے پوری ایک کمیٹی کی منظوری لی تھی اور میں حسن ظنی کرتے ہوئے یہی سمجھتا رہا کہ انہی خطوط پر، مرحوم آفتاب خان صاحب کے خطوط پر ہی اس کام کو آگے بڑھایا گیا ہو گا لیکن اب جب ایک سلسلہ میں مجھے تحقیق کروانی پڑی اور اخراجات کا آڈٹ کروانا پڑا تو پتہ چلا کہ "یہ سارے فیصلے من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ مشورے کر کے کرتے رہے ہیں۔

شروع ہی میں فیز ون (Phase I) کے تحت جن ضروری کاموں کے لئے رقم مختص کی گئی تھی وہ بھی دوسرے کاموں پر لگ چکے ہیں اور اکثر ان میں ہونے والے ہیں جو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہیں اور سب سے بڑا کام مسجد کی تعمیر کا ہے۔ یہ کلیۃً باقی پڑا ہوا ہے یعنی قرض باقی ہیں ابھی جو پانچ ملین کی وصولی سے زیادہ ہیں اور کام ہنوز روزِ اوّل والی بات ہے۔

اس لئے آج میں یہ فیصلہ کر رہا ہوں کہ مجھے اب دوبارہ پانچ ملین کی تحریک کرنی پڑے گی۔ اب پانچ ملین کی جو میں تحریک کرنا چاہتا ہوں یہ اب ظاہر بات ہے کہ مقامی جماعت کے بس میں تو یہ نہیں ہو گا کہ اب یہ ساری رقم خود پوری کر سکے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کی عادت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی عطا فرماتا ہے اور جتنا بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ اور راہیں وسیع کر دیتا ہے۔ ان کو بہت کچھ خدا اپنے فضل سے عطا فرما دیتا ہے۔ یہ تو ان کا تجربہ ہے جو اس راہ میں خرچ کرنے کے عادی ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے کیسا سلوک ہوا کرتا ہے۔ لیکن کچھ بزدل بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا ہے اور میرے علم میں ہیں مگر ان کو خدا کے دئے ہوئے مال میں سے خدا کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ تو وہ سب جو میری یہ بات سن رہے ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں کیونکہ اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے۔ جو خدا نے آپ کو خود عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ کا مال بھی برباد ہو گا، آپ کی اولادیں بھی برباد ہوں گی اور کبھی بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ یہ میرا اعلان عام ہے چیلنج کے طور پر کر کے دیکھ لیں جس نے کرنا ہے اس کے سارے اموال بے برکت ہو جاتے ہیں، اولادیں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں اور حسرت کے ساتھ مرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری بات سن رہے ہیں وہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں۔

اب جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ اب ساری کارروائی جماعت انگلستان کے بس کی نہیں رہی کیونکہ بہت سے چندوں میں پہلے ہی ملوث ہیں اور بہت سے چندوں میں خدا کے فضل سے دل کھول کے حصہ لیتے بھی رہے ہیں اور آئندہ بھی لیں گے اس لئے میں اس تحریک کو ساری دنیا پر وسیع کرتا ہوں۔ مثلاً ربوہ کی تینوں انجمنیں خاص طور پر میری مخاطب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید۔ یہ تینوں انجمنیں کوشش کریں کہ جس حد تک وہ بچت کر سکتی ہیں بچت کر کے باقی روپیہ ہمیں مورڈن مسجد کی تعمیر کے لئے اب مہیا کر دیں۔

اسی طرح امریکہ، کینیڈا اور جاپان وغیرہ کی جماعتوں سے بھی میری یہ اپیل ہے کہ اس شرط پر کہ اس کا لازمی چندہ جات پر اثر نہ پڑے اور اپنے چندوں میں سے جو ان کا حصہ ہوتا ہے اس میں سے بچت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں تو یہ رقم جس حد تک ممکن ہو وہ ہماری اس تحریک میں پیش کر دیں۔

جیسا کہ میری ہمیشہ سے عادت ہے کہ ہر تحریک میں میں اپنے اور بچوں وغیرہ کی طرف سے دسواں حصہ خود ادا کیا کرتا ہوں۔ تو آج بھی میں آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

اس چندے کا پچاس لاکھ کے چندہ میں سے دسواں حصہ انشاء اللہ میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے ادا کروں گا۔ اگر اگلے دو سال کے اندر آپ لوگ رقم ادا کر دیں اور میں بھی کوشش کروں گا تو انشاء اللہ ہماری بہت سی مشکلات بھی آسان ہو جائیں گی۔

اب از سر نو یہ کام بہر حال کرنا ہوگا۔ اگر جو نئی کمیٹی ہے اس نے بچت کی اور کچھ رقم اس میں سے بچ گئی تو یہ جماعت ہی کی خاطر بچے گی وہ یا ان کو واپس کر دیں گے جنہوں نے پیش کی تھی باہر والوں کو اور یا ان کی مرضی سے کسی اور نیک کام پر صرف کریں گے۔ مساجد فنڈ بہت ہمارا روپیہ استعمال کر رہے ہیں یعنی مساجد فنڈ کے ذریعہ ساری دنیا میں مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس لئے اگر جماعتوں یا چندہ دینے والوں نے اجازت دی تو اس بقیہ رقم کو ہم انشاء اللہ مساجد کی تعمیر ہی میں استعمال کریں گے۔

اس غرض کے لئے ایک نئی کمیٹی مَیں نے بنادی ہے جس میں مختلف ماہرین کو بھی شامل کیا گیا ہے ارشد باقی صاحب اس کے انچارج ہیں اور ان سب کے مشوروں کے بعد مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کمیٹی کی راہنمائی میں اب جس طرح کام سلیقے سے ہونا چاہئے اسی طرح ہوگا۔ جو کام دیگر ہال وغیرہ کے اوپر ہونا باقی ہے اس کو بالکل سر دست نظر انداز کر دیں اور مسجد کی تعمیر میں بہت اچھی محنت کے ساتھ سارے انجینئر مل کر کام کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک دو سال کے اندر ہماری مسجد یو۔کے۔ کی سب سے بڑی مسجد بنے گی جس میں سعودی عرب وغیرہ کی تعمیر کی ہوئی مسجدیں ہیں وہ ساری شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ یو۔کے۔ میں ہماری مسجد کے سوا کسی اور مسجد میں نمازیوں کی اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی جتنی ہماری مسجد میں مہیا کی گئی ہے۔ تو اس تحریک کے ساتھ میں اب اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: ابھی میں خطبہ ثانیہ کے بعد دو سنتیں ادا کرنے والا ہوں کیونکہ میں آنے سے پہلے بھول گیا تھا تو آپ میں سے اگر کسی نے جمعہ کی پہلی دو سنتیں ادا نہ کی ہوں تو وہ بھی کھڑے ہو کر ادا کر لیں اور ورنہ اکثر تو گھر سے لوگ پڑھ کے ہی آتے ہیں۔